

شمس الاسلام

ماہنامہ

* بھیرہ (پاکستان) *

* * *

بجابت ماہ ذی الحج ۱۳۷۶ھ

مطابق ماہ جولائی ۱۹۵۷ء

★

تحت ادارہ

غلام حسین { ای. حزب الانصار بھیرہ }
مدیر مسئول { مولانا الحاج القطار احمد اکوی } سالانہ چنندہ
(پاکستان)

سالانہ چترہ

۱-۳۱

۲-۸۱

سالانہ چترہ

معاونین سے ۱-۵۵

غیر مالک سے ۱-۱۵

للہ

بیت اقدس کی تعمیر و اصلاح کے لیے جو رقم جمع کی گئی ہے اس کا ایک حصہ (پانچواں) حصہ سالانہ چترہ کے لیے خرچ کیا جائے گا۔

حیرۃ الانصار بحیرہ

اللہ کے دین کے مددگاروں کا گروہ

اغراض و مقاصد کے

طریقہ کار۔۔۔

(۱) امدادی دبیروں کے حصول سے اسلام کا تحفظ و اشاعت اسلام۔
(۲) اصلاح رسوم و اتباع شریعت اسلامیہ اجارہ و اشاعت علم دینیہ۔
(۳) حیرۃ شمس الاسلام کا اجراء (۲) دال العلوم غریبہ جامع مسجد بحیرہ ہوا اپنے مختلف شعبوں کے ذریعہ اسلام کی بہترین خدمت سر انجام دے رہا ہے (۳) مبلغین کے ذریعہ ملک کے طول و عرض میں اسلامی زندگی پیدا کی جا رہی ہے (۴) تعلیم انسان سالانہ کانفرنس (۵) امیر حیرۃ الانصار کا مبلغین کے ہمراہ سالانہ تبلیغی دورہ (۶) کتب خانہ (۷) جامعہ مسجد بحیرہ کی حرمت۔

حیرۃ کے قواعد و ضوابط۔

حیرۃ ہر ماہ کی پانچ تاریخ یا ہفت روزہ سے متعلق ہے۔ ہر ماہ کی دس تاریخ کو موصول ہونے والی ساری چیزیں مدیر کا مضمون نگار صاحبان کی رائے سے منتخب ہونا ضروری نہیں ارکان خیر الانصار کے نام حیرۃ مفت بھیجا جاتا ہے۔ حیرۃ کی قیمت کم از کم چار روپے یا تو بیس روپے سالانہ ہے۔ عام سالانہ چترہ کے لیے معاونین سے حصہ طلبا سے غلہ ہر مقررہ نمونہ کا پرچہ چار روپے کے ٹکٹ موصول ہونے پر بھیجا جاتا ہے۔ سالانہ یا دیدہ جانچ چٹال کے بعد ہر دو ڈاکٹ بھیجی جاتا ہے۔ بعض رسائل و رسائل میں تلف ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں خریدار کی طرف سے حیرۃ کی ۵۰ روپے تک کیل ملاح وصول ہونے پر یہ سالانہ دیدہ بھیجا جاتا ہے۔ اطلاع ملنے کی صورت میں دفتر ذمہ دار نہ ہوگا جواب کے لئے ہوائی کارڈ یا جوابی ٹکٹ آنا چاہئے۔

☆ ہمدرد فنڈ وائے اپنا چترہ حاجی فضل الہی علی بن ابی صابان کیشنگٹن آف آف سٹریٹ بمبئی (ہندوستان) بذریعہ ڈاک دروازہ کریں۔ پیرنگ ڈاک اور خطوط پیرنگ ہونگے۔ غلام حسین ایدیز شمس الاسلام بحیرہ (پانچاب) ہونی چاہئے۔

سرخ نشان ○ دائرہ میں سرخ نشان سالانہ چترہ ختم ہونے کی علامت ہے۔ آئندہ ماہ کار سالانہ چترہ دی۔ بی۔ پی۔ آر سال ہوگا جس کے ذریعہ جوابات سے بچنے کیلئے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ اپنا چترہ بذریعہ می آرڈر بھیجیں۔
خریداوی منظور ہونے پر اطلاع دیں خدا را دی۔ بی۔ پی۔ آر کے ایک اسلامی ادارہ کو نقصان پہنچائیے۔ (غلام حسین مینا لکھنؤ سالہ)
خط و کتابت کرتے وقت خریداری ہر کا حوالہ ضرور دیں۔

شمس الاسلام

ماہنامہ (ریکھڑہ)

جلد ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۷۶ھ مطابق جولائی ۱۹۵۷ء شمارہ

فہرست مضامین

صفحہ	صاحب مضمون	مضمون	شمار
۴	ادارہ	بزم انصار	۱
۵	"	باب التفسیر	۲
۸	"	باب الحدیث	۳
۹	مولوی محمد اشرف صاحب قریشی	عید انھما	۴
۱۱	ادارہ	مسائل قربانی	۵
۱۵	ابوالاعجاز میاں عبد المجید صاحب انارک	فتنات اسلام عمر	۶

یا ہتمام غلام حسین ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، بقی پریس سرگودھا میں چھپ کر دفتر مجیدہ شمس الاسلام جامع مسجد بکھرہ سے شائع کیا

نہایت ہیست

مفتی فاضل - نہایت خصوصی اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر دستِ عارضی طور پر مفتی فاضل کلاس بزرگ درجہ کی ہے جو نیکو سیکندری بورڈ نے اعلان کر دیا ہے کہ کوئی امیدوار مفتی فاضل یا مولوی فاضل بلوہ راست نہیں کر سکتا۔ ان حالات میں کلاس کا قیام رکھنا مشکل تھا جسوقت بھی حالات درست ہوئے یا سیکندری بورڈ نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی تو انشاء اللہ الخریز مفتی فاضل کی کلاس کے اجرا کا اعلان کر دیا جائیگا۔ طلباء کے داخلہ علوم غزیریہ کی طرف سے غیر سب و یتیم بچوں کو سال میں دو بورڈ کے کپڑے دیئے جاتے ہیں ایک بڑا بندوقہ عید الضحیٰ اور دو سراسر حیل لرحیب میں دیا جاتا ہے چنانچہ اس سال مندرجہ ذیل طلباء کو کپڑے تقسیم کئے گئے۔

نام طالب علم	کیڑے	نام طالب علم	کیڑے	نام طالب علم	کیڑے	نام طالب علم	کیڑے
حافظ چراغ الدین	یک بڑہ	حافظ محمد امیر	یک بڑہ	نثار احمد	یک بڑہ	محمد شبیر	یک بڑہ
حافظ نور محمد	"	عبدالخالق	"	محمد رمضان	"	عبدالرحمن	"
حافظ متعالی خان	"	غلام یسین	"	عبد المجید	"	محمد مقبول	"
حافظ نور محمد	"	حافظ محمد حیات	"	محمد حسین	"	محمد رمضان	"
محمد حنیف	"	حافظ محمد عالم	"	خان محمد	"	غلام رسول	"
عبد الستار	"	حافظ محمد زکریا	"	محمد حیات	"	اللہ دین	"
حافظ محمد انور	"	محمد صدیق	"	محمد اسلم	"	حافظ نعمت اللہ	"
محمد شفیق	"	حافظ فتح علی	"	محمد حیات	"	غلام یسین	"
حافظ غلام یسین	"	محمد صادق	"	محمد علی	"	محمد ابراہیم	"
جیل علی	"	محمد نواز	"	محمد شبیر	"	عبداللطیف	"
بقیہ صفحہ ۱۲ پر دیکھئے				نور محمد	"	محمد ندیر	"

باب التفسیر

(ادامہ)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَعَزَّذْتَ مِنْهُمْ اَمْ لَمْ تُدْرِكْهُمْ اَلْيَوْمَ مَنُوْنَ نَخْتِمُ اِلَٰهَ عَلٰٓى قُلُوْبِهِمْ وَاُغْشٰى سَمْعَهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ غَنَتْ عَنْهُمْ اَعْيُنُهُمْ اَلَمْ يَكُنْ لَّآيٰتُ الْاٰلِهٰٓئِ كُفْرًا ۚ

(جس لوگوں نے کفر کیا۔ خواہ آپ ان کو ڈر دیں یا نہ ڈراویں (دو دلوں) برابر ہیں۔ وہ یقیناً ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں اور کانوں پر پھر لگا دی۔ ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ابتداء سورہ میں کتاب اللہ کی اہمیت و رخصت اور بلا ریب منجانب اللہ ہونے کے متعلق وضاحت بیان ہوئی تھی۔ اس مقصد عظیم کو ایسے مختصر الفاظ میں جن کے ہر پہلو میں ایمان و اسلام کے خفاقی و معارف مضمر تھے تبیین و تشریح کے بعد مومنین کے چند صفات بیان فرمائے تاکہ کائنات عالم میں ان کی خصوصی صفات اور امتیازی شان سے شناخت کا امکان وسیع ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ قدسی بارگاہ لم یزل کے شیدائیوں اور یتیم پر دلوں کے لئے تصدیق و تسلیم سے موصوف ہونا نہ صرف ضروری ہے بلکہ ان کے بغیر ایمان و اسلام کی جھلک سے بہرہ نہ ہو بلکہ جیٹھ مکان سے باہر ہے۔

اب اس کے بعد ضروری تھا کہ اری بدعتوں، تہمید ستوں کے حالات کا جائزہ لیکر ان کی تباہ کاری برپا دی اور خبیثیت و ان کے گمراہ کن نتائج اور ان کی اختیار کردہ غلط روش کی تشریح و توضیح ہو۔ اس لئے یہاں بیان ہوا۔ کہ چونکہ یہ سخت برگشتہ خواہیدہ مفکر لوگ اپنی سیاہ کاری اور بد عالمی کے باعث اپنی فطرت صحیحہ و سلیمہ کو مسخ کر چکے ہیں اور کفر و عصیان کی گھناؤں عطاؤں نے قلبی تارات کوتاہی کے ماحول میں پھینک دیا ہے اور گمراہی نے ان کے

صحیح جذبات کا خاتمہ کر دیا ہے اور ان کی اختیار کردہ بدترین روش نے ان کی حق شناسی و حق بینی کی بے بہا گرفت و طاقت کو فنا کر دیا ہے فلہذا یہ لوگ ہمیشہ اسی اندھے بن میں ٹھوکریں کھانے پھرتے اور کبھی بھی ایمان و اسلام کے سمجھنے اور حق و باطل، صحیح و غلط، اطاعت و عصیان، راستی و ناستی، سلیم و سقیم کے پرکھنے کی سعی نہیں کرینگے اپنی بدکاریوں کی وجہ سے یہ لوگ سقیم القلب ہو گئے ہیں ان پر آپ کا پیارا طرز تبلیغ اور بیضا طریق استدلال ہرگز ہرگز کارگر نہ ہوگا یہ نیردانی علم کی موج اور بحر حضوریات کی صحاح طہی حسن ان کی تقریر کا فیصلہ سنایا۔ لیکن سید الاولیاء و الاخرین مصلح اعظم کو تشریف و تنذیر سے نہیں روکا گیا قانون الہی کے تحت مراتب عالیہ سے بہرہ اندوز ہونا تبلیغی سرگرمیوں اور مجاہدانہ مساعی پر موقوف تھا اس لئے اس آیت میں ان کی تقادیر کا فیصلہ تو سنا دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ممنوع حکم صادر نہ فرمایا۔ تاکہ آپ کے لئے مراحل عظمت و منازل رفعت کی تحصیل میں کوئی امر حائل نہ ہو اور ان کفر و عصیان کے مجسم پینلوں کیلئے رشد و ہدایت کے تمام ذرائع حصول و طرق اخذ مسدود فرمادیئے مطالب و مقاصد کا سوا د تلب میں سمانا یا تو زبردیہ و جبران ہوتا ہے یا بطریق جس

اب اس کے بعد ضروری تھا کہ اری بدعتوں، تہمید ستوں کے حالات کا جائزہ لیکر ان کی تباہ کاری برپا دی اور خبیثیت و ان کے گمراہ کن نتائج اور ان کی اختیار کردہ غلط روش کی تشریح و توضیح ہو۔ اس لئے یہاں بیان ہوا۔ کہ چونکہ یہ سخت برگشتہ خواہیدہ مفکر لوگ اپنی سیاہ کاری اور بد عالمی کے باعث اپنی فطرت صحیحہ و سلیمہ کو مسخ کر چکے ہیں اور کفر و عصیان کی گھناؤں عطاؤں نے قلبی تارات کوتاہی کے ماحول میں پھینک دیا ہے اور گمراہی نے ان کے

لیکن آہ! مخرمین نے اغراض جو بڑبڑا اور انہیں بند کر کے ایک غلط نتیجہ تو مرتب کر لیا۔ اور اپنی کم ہی کم عقلی کے پیش نظر اس مرحلہ تک تو پہنچے مگر قرآن مقدس کی دوسری آیات بنیات کو دیکھنے کا زحمت گوارا نہ کی۔ حقیقی اسباب ان کی نگاہ سے اوجھل ہو گئے جن پر صحیح نتائج کا ترتیب موقوف تھا۔ قرآن نے اس قہر ایزدی کا موجب انکی اپنی بے جا حرکات و تہا زول اور غیر مناسب اقدامات کو ظاہر کیا ہے جیسے کلاب لمران علی قلوبہم ما کانوا یکنسوا۔ کی آیت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ انکے قلوب انکی اپنی بد اعمالی سے زنگ آلود ہو گئے اور ان کے اپنے کسب و کسب و کسب فعل و افتعال کے باعث اس قہر ایزدی کا تزلزل ہوا۔ ان کی تقدیروں کا فیصلہ اسوقت صادر ہوا۔ جب انہوں نے اپنی بد عہدی کے پیش نظر امور دینیہ اور احکام الہیہ کو در خود اعتنا نہ سمجھا اور ایک جگہ ہی اعلان نہیں۔ بلکہ خدا کی یہ تقدس کتاب پکار کر اعلان کر رہی ہے جیسے۔

بل طبع اللہ بکفرہم فلا یومنون الا قلیلاً۔ کی آیت سے ظاہر ہو گیا کہ ان کے قلوب پر اسوقت مہر لگائی گئی جب ان کا کفر و عصیان نہایت ہی تجاوز کر گیا اور انکی سرکشی اور فرعونیت نے انہیں اصلی لفظ نظر اور حقیقی زاویہ نگاہ سے ہٹ دور پھینک دیا اب یہ معاملہ صاف واضح ہو گیا۔ کہ قدرت ظلم آشنا نہیں اور نہ ہی کسی تقدی سے کام لیتی ہے قدرت کا کام تو صرف یہ ہے کہ وہ اسباب کو سامنے رکھ کر نتائج مرتب کر رہی ہے اور بس۔

چنانچہ اسی قرآنی آیت کی تشریح حدیث مقدسہ ان الفاظ سے ہوئی ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آل الذکر طریق کو ختم اللہ علی قلوبہم کے الفاظ سے بند فرما دیا اور ان کے وہ قلوب جو حقایق و معارف کی کاجنگاہ ہونے چاہئیں تھے۔ منہائے زندگی تک غلط تحلیل و توہم کلمہ کر بن گئے اور تہذیب و تہذیب کا مادہ ان میں مفقود ہو گیا۔ دوسرا طریق تحصیل قوائے حسیہ ظاہرہ تھے۔ سوان کے متعلق واضح فرمایا کہ یہ آیات باہرہ اور معجزات ظاہرہ کی بصیرت کی قوت نہیں رکھتے اور نہ ہی ان نجات برگشتہ سیاہ مقدر گمراہوں کی سامعہ کلام اللہ و الرسول نے سنی جاسکتی ہے ان کے کان بہرے ہو گئے اور انکی آنکھوں کی بصیرت فنا ہو گئی پھر ان یہودہ حرکات اور ناجائز ترویجوں کا نتیجہ دو الفاظ میں ظاہر فرما دیا۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ کہ اسی بد معاش و بد رکاب گروہ کو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا ان کے یہ ناقابل عفو اعمال عذاب عظیم کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔

بعض کچھ فہم دماغوں نے قرآن مقدس کے طریق بیان اور طریق تشریح پر غور و فوض نہ کی اور نہ ہی ان کی قوت تدبیر و تفکر و معانی کا خدمت طلب میں مصروف عمل ہوئی اور تعصب کے اس پردہ (غشودہ) نے ہونگاہ کو حقیقت آشنا بننے میں حائل تھا ان کو اس نتیجہ پر پہنچا دیا کہ خدا نے علم بیل کا جبر و استبداد ہے جو معرض بیان میں آیا۔ اور ان لوگوں کے لئے رشد و ہدایت کا پاتا کس قدر محال ہے جن کے قلب سمع و بصیر میں قبولیت حق کا مادہ نہیں ہا اور جب ان کی فطرت سلیمہ منح ہو کر روحانی دنیا کے لئے مشغل مرض ہو چکی ہے تو پھر ان کے دماغ قرآن و حدیث کتاب و سنت، تہذیب و تہذیب معانی و معارف اور وجدانیت و نفسیات سے کس طرح آشنا ہو سکتے ہیں جب تک اس روحانی مرض کا ازالہ نہ ہو۔

فرماتے ہیں کہ انسان پہلی بار جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے قلب پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے اگر وہ اس گناہ کے لئے توبہ کرتا ہے تو توبہ کے صاف مصفیٰ ظاہر مظہر پانی سے یہ سیاہ نقطہ دھل جاتا ہے اور قلبی سیاہی دور ہو جاتی ہے اور اگر وہ اپنے مستقبل کو بھٹک کرنے کی سعی نہیں کرتا اور گناہوں کے ارتکاب سے باز نہیں آتا تو پھر یہ سیاہ نقطہ بڑھتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ تمام قلب پر حاوی ہو جاتا ہے اور دلی نورانیت تاریکی سے تبدیل ہو جاتی ہے پھر وہ انسانی دل ہر طرف ہر پہلو ہر حیثیت اور ہر لحاظ سے تاریکی کے کثیف و خائوں میں پھنس جاتا ہے قلب کی اس سیاہی قرار یکی کے آخری درجہ کو قرآن نے ختم اللہ علی قلوبہم کے الفاظ سے ظاہر فرمایا ہے۔

بقیہ ص ۳۱ الصدقات علی المسلمین صدقہ و علی ذی الرحمہ اشنان صدقات و صلوات۔ طالبان علم دین ہی کی ملاقات اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا کبیر فرمایا ہے آپ صبی پر کو خطاب کر کے فرمایا کہ تمام آدمی تمہارے تابع ہیں اور اطراف عالم سے آدمی دین سیکھنے اور دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لئے آ رہے ہیں گے۔ سو جب وہ تمہارے پاس آ دیں تو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ (ترمذی)

اب دیکھنا ہے کہ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کی تعمیل کیسے کرتے ہیں۔

محترم دارالعلوم عزیز بریلوی جامد مسجد بھیرہ

قربانی

کی کھالیں اور چمڑے فراہم کر کے دارالعلوم عزیز بریلوی جامع مسجد بھیرہ کے مصارف کے لئے ارسال فرمائیں۔

فاطمہ مجلس مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ

(پاکستان)

باب الحدیث

شیشہ ادلہ شیشہ پنہ

عود والمریض واطعموا الجائع *

(مریض کی عیادت کرو اور بھوکے کو روٹی کھلاؤ وغیرہ)

اسلامی زادینہ نگاہ سے مسلمان کو حسن معاشرت کی رُو سے نہایت بلند پایہ ہونا چاہیے اسلام علم المعیشت کا بہترین معلم و مدرس ہے حسن معاشرت کی بنا پر کہ مریض کے پاس عیادت کیلئے جاؤ تاکہ تمہاری عیادت اور تسلیہ سے مرض کی قلبی اور روحانی تکلیف میں کسی قدر اطمینان و افاقہ حاصل ہو اور مریض کا مضطرب قلب تمہاری اطمینان دہی سے کسی حد تک مطمئن ہو جائے اور یہ بھی ضروری ہے کہ بھوکے کو روٹی کھلاؤ تاکہ تمہاری اس مواساة و غم خواری سے اسکی طرحتی ہوئی بے چینی دور ہو یہ ہیں اسلام کے ہم گیر اور عالمگیر اصول معاشرت جن سے سلامیہ عالم پہنچو تھی کر چکے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان قدس قواعد و قوانین کو ترک کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کی معاشرتی دنیا میں منور و بگیا ، اتفاق ، الشقاق سما ہر تشکدہ استقدر رزم ہو جو موجودہ روش کے پیش نظر صدیوں تک کھتا نظر نہیں آتا۔ اسلام کے ان زیر اصولوں پر عمل کرنے سے ہی ان امراض کا ازالہ ہو سکتا ہے اکثر و ذکر ہاذم اللات۔ لہٰذا کو توڑنے والی موت کا ذکر بہت کیا کرو۔ (تذکرہ)

موت کی شدت سے کسے انکار ہو سکتا ہے جب لسان اس تلخ وقت کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لائے گا تو اس کے قلب پر رقت طاری ہو جائے گی اس کا دماغ ہر کنشی سے باز آجائے گا اور اس کا دل چاہے گا کہ وہ ایسے سختی کے وقت سے بچنے کے لئے اپنی آرزو تلاش کرے وہ ایسے سخت وقت کیلئے کسی قسم کی آسانی مہیا کرنے کی سعی کرے اور مابعد الموت کے ایسے واقعات جن کو شریعت نے ظاہر فرمایا ہے۔ مثلاً عذاب القبر عذاب الحشر وغیرہ وغیرہ کو یاد کر کے حسن عمل کی ایسی کھتی ہوئے جس سے اس مشکل وقت میں تکالیف کا سامنا نہ ہو۔ بہر حال ہر حالت میں موت کا تذکرہ ضروری ہے۔ اگر انسانی دماغ تجیل کی لطیفیات میں بادیہ پیمایا ہے تب بھی اسکی یاد نیک عمل پر مجبور کرے گی۔ تاکہ موت اور موت کے بعد کی تلخیاں آسان ہو جائیں اگر وہ عرفانِ حسیوں کا ملقی ہے تب بھی اسکی یاد ایک چھانرو لائیگی اور قلب کو زیادہ سے زیادہ قوتوں کے ساتھ خدائی بارگاہ میں جانے کیلئے مجبور کرے گا۔

لا یدفع المؤمن من حججہ من دین۔ (ایک مومن ایک سورج سے دودھ نہیں ڈسا جاتا) بخاری مسلم صومن کی فطرت پاک اور مطہر ہے وہ ہوشیار اور باخبر ہے۔ کھر حقائق و جہالت کے ہر مادکن تجلیات کا نام ہے۔ مگر ایمان علم و ہدایت رشاد و ارشاد شرافت و

عید الاضحیٰ

(مولوی محمد اشرف صاحب قریبی)

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ کہتے ہیں اس کی نماز ۹۷ھ میں (۱) علی الصبح اٹھنا خداوند قدوس کی تسبیح و تحمید اور ورد و شریف مسلمانوں پر واجب ہوئی۔ عتسہ ذی الحجہ کے دس دن نہایت منبرک اور منظم ہیں ہر وہ مسلمان جس پر قربانی واجب ہے بالادنا حق نہ تراشنے اور جو لوگ قربانی کرنے کے قابل نہیں ان کو بھی ان ایام کا احترام کرنے کی وجہ سے بالادنا حق ترشوانے نہیں چاہئیں اور یہ خلاف سنت ہے حرام نہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے

فَرِيغُوا الْعِبَادَ بِالْحَيْلِ وَالْقُدَالِيسِ وَالْتَجْبِيدِ وَالتَّكْبِيرِ (۲) الا الله والله اكبر الحمد لله سبحان الملك المقدر عرس۔

نستانی شریف کی حدیث ہے کہ رسول کریم عاتورہ کا روزہ اور ذی الحجہ کے نو دن کے روزے اور ہر ماہ میں تین دن کے روزے ترک نہیں فرمانے تھے اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ عرفہ کا روزہ بمنزلہ ہزار روزوں کے ہے اور عرفہ کا روزہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہے

کاش ہم مسلمان اس چند روزہ زندگی میں کچھ سربایہ آخرت حاصل کریں۔

عید الاضحیٰ کی رات میں عبادت کرنا شب بیداری کرنا مساکین و غریبوں کی خبر گیری کرنا خداوند غراسمہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا استغفار کی کثرت رکھنا اور اپنے گناہوں کی معافی چاہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری اور باعث ثواب عظیم ہے ثبوت موجود ہے

مِنْ اَحْيَاءِ لَيْلَةِ الْحَجِّ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ مَقَاتِ الْقَلْبِ مِنْ تَجْنِيبِ لِمُضْطَرِ الزَّادِ عَاهٍ وَيَكْتَفِ السَّوْعُ۔

عید الاضحیٰ کے دن یہ چودہ افعال سنوں سنن عید الاضحیٰ میں خوب یاد رکھیے۔

(۱) عید الاضحیٰ میں نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھانا اور قربانی کا گوشت یا کباب کھانا۔ مگر اس کو روزہ نہ سمجھنا چاہئے روزہ حرام ہے اس قدر روگ شریعت نے خاص قربانی کا گوشت اہتر کر کے لئے قائم کی ہے اور اگر ہاں کسی نے کچھ کھا بھی لیا تو عمار میں کوئی گراہت نہ آئے گی۔ ہاں سنت

(۲) مسواک کرنا اور اپنے منہ کو پاک صاف کرنا۔

(۳) نماز سے پہلے غسل کرنا اور اسی غسل کے دھو سے نماز فجر پڑھنا

(۴) اپنے مکان کی صفائی اور آرائش کرنا اور تشریم کی لغویات سے پاک کرنا۔

(۵) نئے کپڑوں کا پہننا اگر نئے کپڑے نہ ہوں تو دھوئے ہوئے کپڑے صاف اور عمدہ پہننا۔

(۶) یتیم۔ مسافر مساکین غریب محتاج لوگوں کو حسبِ توفیق نئے کپڑے بنا کر دینا اور اگر نئے نہ ہوں تو پرانے کپڑوں سے ان کی امداد کرنا باعث ثواب ہے۔

(۷) سہرم لگانا (۸) خوشبو لگانا۔

(۹) شملہ باندھنا اور اسکے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے

(۱۰) عید اور جمعہ میں مسلح ہو کر نہایت ہمتا شائش ہمتا شائش بہادر بنکر جانا دستہ کالہی، بر دلی اور گوردی سے نہ جانے خوب تن کو اللہ اکبر کے نعرے لگانا ہو اجماع سپاہی کی طرح جائے۔

(۱۱) عید گاہ میں سویرے جانا۔

(۱۲) عید الاضحیٰ میں نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھانا اور قربانی کا گوشت یا کباب کھانا۔ مگر اس کو روزہ نہ سمجھنا چاہئے

روزہ حرام ہے اس قدر روگ شریعت نے خاص قربانی کا گوشت اہتر کر کے لئے قائم کی ہے اور اگر ہاں کسی نے کچھ کھا بھی لیا تو عمار میں کوئی گراہت نہ آئے گی۔ ہاں سنت

کے خلاف اور بشمول دفعہ نائل سے محروم رہنے کا

۱۴۳۵ھ) ایسی پردہ سرا متبادل (اس میں شریعت کا راز یہ ہے کہ آئندہ اور جانے جس قدر قدم زمین پر پڑتے ہیں ان کی شہادت قیامت کے دن خود بخود بلند آواز سے دی جائے گی۔

(۱۴) عید گاہ کو پیدل جانا اور آتے اور جاتے ہوئے راستہ میں بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر واللہ الحمد کا پڑھنا (آج کل مسلمان صوبائیوں، گھوڑا گاڑیوں، ٹرولوں اور سائیکلوں پر عید گاہ جانے کو فخر سمجھتے ہیں اور پیدل چلنے کو کسیر شان سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور سنت عید گاہ کو پیادہ جانا اور واپس آنا ہمارے لئے باعثِ خیر و برکت ہے۔

ایام تشریق

۹ رذی الحج کی صبح سے

بیسر ۱۳ رذی الحج کی عصر تک ہر نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی جائے ایک مرتبہ تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اکبر واللہ الحمد کہنا واجب ہے۔

۲) تین تکبیرات ایام تشریقِ قیم پر واجب ہیں عورت یا مسافر جماعت میں شریک ہو جائیں تو بالیقین تکبیرات تشریق ان پر واجب ہو جاتی ہیں۔

وقت نماز عید الضحیٰ

سورج جب ایک نیزہ یا دو نیزہ سے بلند ہو جائے تو اس وقت سے لے کر سورج ڈھلنے تک اس نماز کا وقت ہے

نماز سے پہلے نوافل پڑھنا

مسجد مکان عید گاہ میں نہ امام کو جائز ہیں نہ مقتدی کو اگر عزا نہ بھی ہو جائے تو بعد نماز عید سبکی نماز عزا پڑھی جائے تاکہ سب نمازی نواب حاصل کر سکیں

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت ۱۰ رذی الحج سے بیکر ۱۲ رذی الحج تک آفتاب ڈوبنے سے تھوڑا سا پہلے ہے رات کو قربانی کرنا مکروہ ہے اور ہاں قربانی کا وجوب صرف اپنی ہی ذات پر ہوتا ہے نہ کہ بیٹا بیٹی۔ بہو۔ بیوی کی طرف سے بھی۔

دو نہایت اہم اور ضروری باتیں

۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ جیسے ہر سال اپنی اور اپنے اہل عیال کی طرف سے قربانیاں کرتا ہے اس سال اپنے محسن اعظم سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی ضرور قربانی کرے اور اس کا ثواب حضور کی روح مبارک کو پہنچائے۔ بے حد ثواب ہو گا۔

(۲) قربانی کا جواز خود اپنے ہاتھ سے مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کو ذبح کرنا چاہئے یہ بہت بڑا ثواب ہے دوسروں سے ذبح کرنا مناسب نہیں ہے اس کی طرف خاص توجہ اور کوشش کرنی چاہئے۔ پڑھو تکبیر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ الحمد۔ اللہم بارک و زد۔

۱) بقیہ ص ۷۷) دیانت کے نور سے قلب کو منور کرنا اور صراطِ مستقیم کی رہنمائی کرنا ہے جو شخص مومن ہے وہ پہلی دفعہ کسی دھوکہ میں جائے تو ممکن ہے مگر

دوسری مرتبہ اسی مقام سے خدع و کد کا شکار نہیں ہو سکتا۔ دوسری دفعہ دھوکہ کھانا عقلمندی اور ہوشیاری کے خلاف ہے اور ایمان خرم و احتیاط کی بے خطا ہیں دکھلاتا اور سود مند کی کے طرق کی تلقین کرتا ہے یعنی دوسری دفعہ مومن کی دور رس نگاہ اور توت تدبیر و تفکر آگے تکلیف سے بچا لیتی ہے۔

وعلیہ توکلنا وھو لصبیر بالعباد۔

مسائل قربانی

ادارہ ایشیائی تحریک

قربانی کر سق واجب ہے

مسئلہ ۱:۔ بکرا بکری سال بھر سے کم کی درمست نہیں۔ جب پورے سال کی بوتنب درست ہے اور گائے بھینس دو برس سے کم کی نہ ہوں پورے دو برس کی ہوں تب سنت ہے اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں اور دنبہ باہیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور سال بھر والے باہیڑ دنبوں میں اگر چھوڑ دو کچھ فرق نہ معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت چھ مہینے کے دنبے اور باہیڑ کی بھی قربانی درست ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہئے۔

مسئلہ ۲:۔ جو جانور اندھا ہو یا کانہ ہو یا آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا تہائی دم یا اس سے زیادہ کٹ گئی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ۳:۔ جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا یا جو تھاپاؤں رکھتا ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا اس کی بھی قربانی درست نہیں اور اگر چلتے وقت وہ پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلتے میں اس سے سہارا لگتا ہے۔ لیکن لنگڑا کر کے چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے (نشاہ ۲۸۳)

مسئلہ ۴:۔ اتنا دجا بالکل مر جانور جس کی ہڈیوں میں گوشت یا بالکل نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں اور اگر انسان نہ ہو تو دبلے ہونے سے کچھ ہرج نہیں۔ قربانی ہو سکتی ہے لیکن موٹے تازے جانور کی قربانی بہتر ہے

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۸)

جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانے کے دلوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اگر اتنا مال ہو جو بھنے کے ہونے سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر دیوے تو بہت کچھ قواب پائے گا۔

مسئلہ ۵:۔ مسافر پر جو پندرہ دن یا اس سے زیادہ کے ارادہ پر کہیں ٹھہرا ہو تو قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ ۶:۔ قربانی فقط اپنی طرف سے کرنا واجب ہے اولاد کی طرف سے واجب نہیں۔ بلکہ اگر نابالغ اولاد مالدار بھی تب بھی اس کی طرف سے کرنا واجب نہیں۔ نہ اپنے مال میں سے نہ اس کے مال میں سے۔ اگر کسی نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو نفل ہوگی۔ لیکن اپنے ہی مال سے کرے اس کے مال میں سے ہرگز نہ کرے۔ (ہدایہ ص ۲۲۸)

مسئلہ ۷:۔ کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا اب اس جانور کی قربانی واجب ہو گئی۔ (درمختار ص ۲۲۸)

قربانی کے جانور:

مسئلہ ۸:۔ بکری، بکرا، باہیڑ، دنبہ، گائے، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے۔ اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ ۷۔ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ گر گئے لیکن زیادہ باقی ہیں تو درست ہے۔

مسئلہ ۸۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں وہ بھی درست نہیں۔ اور اگر ہیں لیکن بالکل بھوٹے چھوٹے تو درست ہے۔ (درمختار)

مسئلہ ۹۔ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی بھی درست ہے البتہ اگر بڑے سے اکھڑ گئے ہیں تو درست نہیں۔

مسئلہ ۱۰۔ حسی بکرے اور مینڈھے کی اور خارش کی جانور کی بھی درست ہے البتہ اگر خارش کی وجہ سے لاغر ہو گیا ہو تو درست نہ ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر جانور قربانی کے لئے خرید لیا تب کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر کے قربانی کرے یا اگر غریب آدمی ہو چھتر قربانی واجب نہیں تو اس کے واسطے وہی جانور درست ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر کوئی جانور کا بھن ہو تو اس کی قربانی جائز ہے پھر اگر بچھی زندہ نکلے تو اسکو بھی ذبح کرے (شامی)

مسئلہ ۱۳۔ گائے بھینس اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی کرنے کی یا تحقیقہ کی ہو صرف گوشت کھانے کی نہ ہو اگر کسی کا حصہ ساتویں سے کم ہوگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی نہ اس کی جس کا پورا حصہ ہے نہ

اسکی ساتویں حصہ سے کم ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴۔ اگر گائے میں سات آدمیوں سے کم شریک ہوئے مثلاً پانچ یا چھ آدمی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہیں تب سب کی قربانی درست ہوگی اور اگر آٹھ نہ ہو گئے تو

کسی کی درست نہیں۔ (عالمگیری ص ۲۹۷)

مسئلہ ۱۵۔ قربانی کے لئے کسی نے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت کی کہ اسمیں کسی اور کو بھی شریک کر دیں گے اور شرکت سے قربانی کر دیں گے اس کے بعد کچھ لوگ متل

موتے تو درست ہے اور اگر خریدنے وقت اسکی نیت شریک کرنے کی نہ تھی تو اسمیں کسی کو شریک کرنا بہتر تو نہیں۔ لیکن اگر کسی کو شریک کر لیا تو جس نے شریک کیا ہے اگر وہ ایسا ہے کہ

اسپر قربانی واجب ہے تو یہ شرکت درست۔ اور اگر غریب ہے جسپر قربانی واجب نہیں تھی تو درست نہیں۔ (عالمگیری ص ۲۹۷)

مسئلہ ۱۶۔ اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہو گیا اسلئے دوسرا خریدا۔ پھر ہلا مل گیا۔ اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے اور اگر غریب ہے تو اس پر دو ٹول کی واجب ہوگی۔

زقربانی کا وقت

مسئلہ ۱۷۔ بقر عید کی ۱۰ تاریخ سے لے کر نماز تاربخ کی شام خود ب آفتاب سے پہلے تک قربانی کا وقت ہے یہ ملا دن افضل ہے پھر ارا اور پھر ۱۲ تاریخ۔

مسئلہ ۱۸۔ بقر عید کی نماز سے پہلے شہر والوں کے لئے قربانی جائز نہیں۔ جب نماز ہو جائے تب کرے۔ اگر کسی عذر سے اس دن نماز ادا نہ ہوئی تو جب نماز کا وقت گزر جائے یعنی بعد از زوال اس وقت درست ہے البتہ

اگر کوئی کسی دیہات کا دال میں رہتا ہو تو وہ دسویں تاریخ کی صبح صادق ہونے کے بعد بھی قربانی کر سکتا ہے

مسئلہ ۱۹۔ اگر شہر کا رہنے والا قربانی کا جانور کسی کا دال میں بیچ دے تو اسکی قربانی نماز سے پہلے ہی درست ہے اگرچہ وہ تو شہر میں ہے ذبح ہو جانے کے بعد اسکو منگوا لے اور گوشت کھائے۔ (درمختار)

:- متفرق احکام :-

(۱) قربانی کا گوشت آپ کھا دے رشتہ داروں کو دے اور فقیروں
نچا بھول کو خیرات کر دے یہ سب کر تہائی حصہ خیرات و مساکین
کو دے تہائی دوستوں کو اور تہائی اپنے اہل عیال کو دے
لیکن جس شخص کا کنبہ نیادہ ہو اور کوئی ضرورت ہو تو تمام
گوشت خود خرچ کر سکتا ہے البتہ فروخت کرنا ممنوع ہے

(۲) قربانی کی رسی جھول وغیرہ سب چیزیں خیرات کر دے۔

(۴۲) قربانی کی کھال یا نالیوں ہی خیرات کر دے یا بیچ کر اسکی قیمت ایسے لوگوں کو صدقہ دے جن کو مال زکوٰۃ میں سے دینا درست ہے فروخت کئے بغیر خود اس کھال کو اپنے کام

میں بھی لاسکتا ہے یعنی اس ڈول وغیرہ بنا سکتا ہے
اس کھال کی قیمت کو مسجد وغیرہ کی مرمت یا ادھر کسی نیک
کام لگانا درست نہیں کھال یا اسکی قیمت کسی کو بھی اجرت
میں دنیا جائز نہیں اس کا خیرات کرنا ضروری ہے تھواب
کی اجرت اسے ماس سے دلوے کھال یا اسکی قیمت یا

گوشت، بھرنی وغیرہ اس میں نہ دیوے۔

(۴) قربانی کا گوشت وزن سے پورا پورا تول کر تقسیم کیا جائے
اندازہ سے تقسیم نہ کریں۔ لیکن اگر کسی طرف کم گوشت کے
ساختہ کھال بھی لگا دیئے جائیں تو پھر اندازہ سے بھی تقسیم
درست ہے اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہوں اور سب
تقسیم نہیں کرتے بلکہ بچا ہی انفرادی تقسیم کرتے یا کھانا
چلاتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے۔

طالب علم دینیہ قمری کے چٹوں
 طالب علم دینیہ کے بہترین مصرف ہیں کہ اس
 میں دُعا و آداب ہے صدقہ اور انعامت علم دین کا جیسا کہ

وارد ہوا ہے (بقیہ مکمل پر)

مسئلہ ایک رات کو بھی قربانی جائز ہے لیکن پسندیدہ اور بہتر نہیں کہ شید کوئی رنگ نہ کٹے اور قربانی درست ہو۔
مسئلہ ۷۷۔ دسویں گیارہویں تاریخ سفر میں تھا بارہویں کو غروبِ قناب سے پہلے گھر پہنچا یا بندہ دن کہیں کھڑے کی نیت کر لی تو اب قربانی کرنا واجب ہو گا ہے۔ یا پہلے مال نہ تھا مگر کی شام سے قبل مالدار ہو گیا۔ تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا ہے۔

ہو گیا ہے۔
مسئلہ ۷۔ اپنی قربانی خود ذبح کرے تو بہتر ہے اگر
خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو دوسرے سے ذبح کرائے اور ذبح
کے وقت خود ہاں کھڑا ہو جانا بہتر ہے اگر خود نہ جاسکا اور
دوسرے سے کرایا تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ ایک کسے پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کتنوں
 دل گذر گئے اور اس قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھڑکی
 قیمت خیرات کرے اور اگر بکری خریدی تھی - تو بعینہ دہی
 خیرات کرے۔

مسئلہ ۷۔ قربانی کے وقت کوئی نیت نیاں سے پڑھنا ضروری نہیں اگر صرف دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا صرف بسم اللہ التلاکبر کہہ کر ذبح کر دیا تب بھی قربانی درست ہے لیکن یاد ہو تو یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔ جب قربانی کو قبلہ رخ لٹائے تو یہ دعا پڑھے۔ اِنِّی وَجْهَتُ وَجْهَیْ لِلذِّمَیْ فَطَمَئِنَّا لَسَمَٰوَاتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَمَا اِنَّا مِنَ الشِّرْکِیْنَ اِنَّ صَلَٰوَاتِیْ وَنَسْکِیْ وَمَحْیَآئِیْ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَشْرَکَ لَکَ وَبَدَّلَکَ اَمْرًا وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللهم تقبل مني كما تقبلت من جبرائيل
محمدا وخليفته ابراهيم عليهما الصلوة والسلام

شانِ اسلام ﷺ

نظم و رسولِ انا م علیہ السلام اور قریش مکہ کا غیظ و غضب

(عزیزم ابوالعج زبیاں عبدالمجید صاحب ازل مرحوم)

عالم پہ باب رحمت غفار کوا ہوا
ظلمت کدہ میں کفر کے جلوہ تما ہوا
جل بھن کے کہہ رہے تھے محمد کو کیا ہوا
باقول سے اس کی دل ہے ہمارا جلا ہوا
بہرہ خدرا جو نظروں سے بھی ہے چھپا ہوا
جو کچھ ہے باپ دا جے سے تم نے سنا ہوا
دو چار بن گئے ہیں جو یاد رکھو تو کیا ہوا
ملک عرب میں رعب تھا جن کا جگا ہوا
لاتا ہوں سب احمد اچھی کٹا ہوا
کفار سارے خوش تھے کہ اب فیصلہ ہوا
دیکھا جو بل جیس پہ ہیں غصہ جڑھا ہوا
کچھ خیر تو ہے آج سنوں میں بھی کیا ہوا
یاروں سے ہے میں نے اسکا وعدہ کیا ہوا
سوچا بنی کو حیف نہ اس کا پتہ ہوا
یاروں کو قول آپ نے گو ہے دیا ہوا

کئے میں جب ظہور رسولِ انا م سے
اک آفتاب نوبہایت تہ فلک سے
سب کافروں کے لگ گئی اک تن بدن میں لگ
تو ہین کرتا رہتا ہے اکثر بتوں کی دھج
پوچھیں گے بھول کو نہ کبھی ایک خبر کو ہم
لوادر سینے کہتا ہے بالکل غلط ہے وہ
کرنے نہ دینگے دعوتِ اسلام ہم اح سے
سب سے عمر تھے بڑھ کے ورتی طبع میں
اک روز سخت طیش میں آئے تو یوں کہا
تلوار لے کے ہاتھ میں نیکے اسی گھڑی
رستے میں جا رہے کہ ان سے ملا نعیم
یوں ڈرتے ڈرتے آپ سے اس کی سوال
بولے عمر چلا ہوں عہد کے قتل کو
بجلی سی گھر کے رہ گئی قلبِ نعیم پر
پھر یوں کہا عمر سے کہ سینے خباب من

پہلے بہن کی جا کے تو کچھ لیجئے نصیر
بہنو کی بھی ہے آپ کا مسلم بسنا ہوا

کتاب بھترین رفیق ہے

- پیام حق :-** حضرت مولانا طہور احمد صاحب بخوبی کی آخری معرکتہ الارز تقریر مذہب شیعہ پر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے قیمت - ۱۱/-
- تفسیر آیت مباہلہ :-** حضرت مولانا عبدالشکور صاحب بھٹو، قل تعالوا نذکر انباء وابتداء کمر کی صحیح تفسیر شیعہ کے مناط کا دار قیمت - ۱۶/-
- تفسیر آیت امامت :-** مصنف مولانا عبدالشکور صاحب بھٹو قرآن مجید کی ان تمام آیات کی تفسیر جن میں لفظ امام آیا ہے در سلا امامت پر حاصل تبصرہ - ۱۶/-
- تفسیر آیت میراث ارض :-** مصنف ایضاً آیت ولقد کننا فی الذل وراحم خلفائے راشدین کی خلافت کا نبوت قیمت - ۲۲/-
- تفسیر آیت اولی الامر نام :-** مصنف ایضاً اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر شیعہ کے مناط کا جواب قیمت - ۱۶/-
- تفسیر آیت میث :-** مصنف ایضاً آیت محمد رسول اللہ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم کی تفسیر حضرت خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا خلیفہ ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت - ۱۶/-
- تفسیر آیت تکلیف :-** مصنف ایضاً تفسیر آیت الذین ملکناھم فی الارض کی تفسیر جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اصحاب مہاجرین کی بارگاہ الہی میں بڑی عزت تھی ان میں سے ہر اک امامت و خلافت کی قابلیت رکھتا تھا انکی خلافت کے قرآن کی موجودہ خلافت ہے ان کے بعد خلافت کے تمام کام خدا کے پسندیدہ و مقبول تھے - قیمت - ۱۶/-
- تفسیر آیت رضوان :-** مصنف ایضاً آیت لقد رضی اللہ عن الخمیین کی تفسیر جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرات خلفائے ثلاثہ اور تمام صحابہ جدیدین جنتی ہیں اور خدا نے ان سے اپنی رضا مندی کا اعلان کر دیا۔ قیمت - ۱۶/-
- تفسیر آیت مودۃ القربی :-** مصنف ایضاً تفسیر آیت قل لا اسئلكم علیہ اجر انی فی صحیح تفسیر جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شیعہ جو اس آیت کے حوالہ سے محبت اہل بیت کو ابر رسالت کہتے ہیں یہ قرآن کی مضوی تحریف اور تہذیب و علی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر سخت کلام ہے - ۱۱/-
- اول الامر کی تعلیم :-** مصنف ایضاً جس میں شیعہ کتب سے ثابت کیا گیا ہے کہ کوئی شخص جب حضرت علی اور پسر و کال اہل بیت کرام نہیں ہو سکتا تب تک کہ مذہب حق اہل سنت والجماعت و اختیار کے قیمت - ۱۸/-
- کشف التلبیس حصہ دوم و سوم :-** جس میں فضائل صحابہ اور دیگر مسائل پر مکمل بحث کی گئی ہے قیمت - ۱۶/-
- عکاسے نبوت کی شاندار تفسیر :-** کتاب کیا ہے گول ماہ دینی سرمایہ اور سیاسی معلومات کا بے ہذا ذخیرہ جو سرفراز گلین مجلہ قیمت - ۱۶/-
- تحقیق قل ک :-** مصنف مولانا سید احمد رضا شاہ صاحب بخوبی بخاری امتا لوی -
- نبایت بہترین قابل دید کتاب ہے :-** قیمت - ۲۱/-
- ملنے کا یہ ہے**

مکتبہ حزب الانصار و منبر شمس الاسلام ڈاک خانہ شمس الاسلام بھیرہ (پاکستان)